غنچہ دہن علی اصغرؑ

عالیجناب شیخ ممتاز حسین صاحب جونپوری

حضرت علی اصغرؑ وہ غنچۂ ناشگفتہ تھے جو کربلا کی سخت دھوپ میں تیر کھا کر مسکرائے۔ ادھر یہ غنچہ کھلا ادھر مرجھا گیا اور وہ بچہ جاتے جاتے سبق دے گیا کہ دنیا بس اتنی ہی ہے۔

قول وعمل کی ہم آہنگی اور زہر آلود آلۂ حرب سے شہادت رسولؐ اور ان کے گھرانے کا مسلمہ تاریخی شعار ہے حضرت علی اصغرؑ کا سن چھ مہینہ کا۔ ان کا تبسم، ان کا قول شہادت ان کا عمل سوچئے تو کس طرح اور کب یہ عملیہ سچا اترتا ہے۔

حضرت علی اصغرؑ کے متعلق اس سے مختصر اور پر درد اور ہمیشہ یاد رکھنے والی بات پھر نہ سننے میں آئی جو یادش بخیر خطیب اعظم مولانا سید سبط حسن صاحب اعلی اللہ مقامہ ایک مجلس میں فرما گئے جس کو سن کر لوگ اپنے اپنے گھر روتے گئے اور وہ بات یہ تھی کہ اگر علی اصغرؑ شہید نہ ہوجاتے تو اسیران اہلبیتؑ کے ہاتھ رسن بستہ ہونے کی حالت میں یہ بچہ کیسے ہاتھ پر لیا جاتا۔

سچ تو یہ ہے کہ واقعہ کربلا میں شہادت علی اصغرؑ کو جو بے نظیر اہمیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اس سے تاریخ کربلا میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی۔ اس معصوم اور بے زبان بچے کی شہادت کی وجہ سے کوئی جواب دنیا کے پاس نہیں رہ گیا اب جتنا جی چاہے کربلا کی جنگ پر سوچ سوچ کر اعتراض کیا جائے مگر دنیا کے تمام مورخ اور منصف مزاج مل کر پوچھتے ہیں کہ علی اصغرؑ کو جب خلق عظیم سکھانے والے رسولؐ کے حقیقی نواسے امام حسینؑ نے کھلے میدان میں ہاتھوں پر بلند کرکے بچے کی تشنگی اور بے گناہی کا تاریخی ورق دنیا کے سامنے پیش کردیا تو پھر اس کو تیر سے کیوں شہید کیا۔

آج دنیا کے مورخ خصوصاً یورپ کے ممالک صائب الرائے اور حقیقت شناس مورخ متفق ہیں کہ حضرت امام حسینؑ اپنے زمانے کے سب سے بڑے ماہر سیاست تھے۔

حضرت علی اصغرؑ کے پانی کی حجت تمام کرنے کے لئے جھولا خالی کرکے میدان میں لانے سے اتنے سیاسی، مذہبی اور اخلاقی سبق امام حسینؑ اور حضرت علی اصغرؑ صفحہ عالم پر چھوڑ گئے کہ قیامت تک کتابیں صرف اس واقعہ پر لکھی جائیں ہزاروں صحیفے اور نمبر نکالے جائیں مگر راز شہادت حل نہ ہوگا اور بیان قاصر رہ جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ مشت بعد از جنگ جب دشمن کچھ عرصے کے بعد چونکے تو یہ پیوند کہئے یا بھدّا رفو تاریخ کے پھٹے پرانے دامن میں یوں لگایا جانے لگا کہ خیمہ تک ایک تیر آجانے سے بچے کی شہادت ہوگئی۔

''تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو''

(ماخوذ از سرفراز لکھنؤ متاع رباب نمبر جون ۱۹۵۸ء/ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ ص ۴۸)

(صفحہ ۸۰ کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

عباس وحضرت انس بن مالک سے مومنوں کا سال کے سال رویا کرنا مصرح ہے اور کبار اولیائے امت کا اس سالانہ عزاداری امام حسینؑ کا کرنا مسلم الثبوت ہے، تو ہما وشما کی آئیں بائیں شائیں لغو اور ناقابل توجہ ہے۔

سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۳۴۴ر